مالاکنڈ قضیے کا دانشمندانہ حل……ایک قابل تحسین کوشش

مولانا عبدالقدوس محمدی

کچھ عرصے سے دینی مدارس میں زیر تعلیم طلباء کے بارے میں یہ سوال اٹھایا جانے لگا ہے کے باہر آکر مدارس میں طلباء کیوں تعلیم حاصل کرتے ہیں؟ یہ سوال اسلام آباد اور کراچی کے دینی مدارس میں زیر تعلیم طلبہ کے بارے میں سب سے زیادہ شدومد سے مختلف اوقات میں اٹھایا جاتا رہا،بعض اضلاع کی انتظامیہ کی طرف سے باقاعدہ آرڈر بھی جاری کیے گئے جن میں ساہیوال اور دیگر اضلاع بطور خاص قابل ذکر ہیں جہاں ضلع سے باہر کے طلبہ کے لیے دینی مدارس کے دروازے بند کرنے کی کوشش کی گئی، جسے وفاق المدارس کی مرکزی اور مقامی قیادت نے اپنی حکمت وبصیرت سے ناکام بنادیا۔حالیہ دنوں میں ایسی ہی ایک کوشش مالاکنڈ ڈویژن میں ہوئی جس میں قانون نافذ کرنے والے اداروں کی طرف سے یہ احکام صادر کیے گئے کہ مالاکنڈ ڈویژن کی حدود میں باہر سے آکر کوئی طالبعلم بھی داخلہ نہیں لے سکے گا۔وہاں بطور خاص دینی مدارس کو اس بات کا پابند کیا گیا کہ شعبہ حفظ میں صرف اپنی تحصیل کے طلبہ کو داخلہ دیا جاسکے گا،کسی دوسری تحصیل کا کوئی بچہ دوسری تحصیل کے کسی مدرسہ میں بھی داخلہ نہیں لے سکے گا،درس نظامی کے ابتدائی درجات کے طلبہ صرف اپنے ضلع میں تعلیم حاصل کرسکیں گے،منتہی درجات کے طلبہ کے لیے صرف ڈویژن کی حد تک داخلہ لینے اور تعلیم حاصل کرنے کی گنجائش ہوگی جبکہ کوئی طالبعلم مالاکنڈ ڈویژن کی حدود سے باہر آکر کسی مدرسہ میں تعلیم نہیں حاصل کرسکے گا۔

مالاکنڈ ڈویژن میں پیدا ہونے والی اس صورتحال پر نہ صرف مالاکنڈ بلکہ صوبائی اور مرکزی سطح پر تشویش واضطراب کی لہر دوڑ گئی،بعض حلقوں کی طرف سے مزاحمت کی آوازیں اٹھنے لگیں،بعض اطراف سے احتجاج کا درس دیا جانے لگا۔سوال یہ تھا کہ مالاکنڈ ڈویژن میں امن وامان کی صورتحال انتہائی مخدوش رہی،آپریشن بھی جاری رہے لیکن اس دور میں ایسی کوئی پابندی عائد نہیں کی گئی تو اب ایسا کیا غیر معمولی واقعہ پیش آگیا ہے جس کی وجہ سے اس انتہائی اقدام کی ضرورت پیش آگئی۔دوسرا سوال یہ تھا کہ پاکستان کے آئین وقانون میں اور بنیادی انسانی حقوق

میں ایک ملک کے رہنے والوں کو اس بات کا پابند نہیں بنایا جاسکتا کہ وہ کسی خاص علاقہ میں ہی رہیں اور اپنے ضلع وتحصیل کی حدود کے باہر کاروبار نہیں کرسکتے، تعلیم حاصل نہیں کرسکتے جب زندگی کے دیگر تمام شعبوں سے وابستگی رکھنے والوں پر ایسی کوئی پابندی نہیں۔عصری اور فنی تعلیم حاصل کرنے والوں پر کوئی قدغن نہیں تو دینی مدارس میں زیر تعلیم طلبہ ہی ان "نوازشات" کے مستحق کیوں ٹھہریں؟

سب سے زیادہ فکرمندی کا معاملہ یہ تھا کہ خدانخواستہ کسی ایک ڈویژن یا ضلع کی حد تک ایسی کوئی نظیر قائم ہوگئی تو باقی مقامات پر ایسی کوششوں کا راستہ کیونکر روکا جاسکے گا؟ اسی طرح سنجیدہ اور باشعور حلقوں میں یہ احساس بڑھتا جارہا تھا کہ ان ناروا پابندیوں کو مذہبی طبقات اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کے مابین دوریاں پیدا کرنے اور غلط فہمیوں کو بڑھاوا دینے اور کشمکش کا ماحول بنانے کے لئے استعمال کرنے کی کوئی کوشش ان کی جانب سے شروع نہ کردی جائے۔ایسے میں وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے دوراندیش، نرم دم گفتگو اور گرم دم جستجو ناظم اعلیٰ مولانا محمد حنیف جالندھری نے حسب روایت انتہائی فعال، مثبت اور خیرخواہانہ کردار ادا کیا۔انہوں نے اعلیٰ حکام سے رابطے کیے، انہیں صورت حال کی سنگینی سے آگاہ کیا، انہیں اس غیر منطقی فیصلے کے مضمرات سے آگاہ کیا اور انہیں اس بات کی یقین دہانی کروائی کہ ملک میں امن وامان کا قیام، پاکستان کا استحکام اور سلامتی سے متعلقہ امور میں دینی مدارس کی انتظامیہ اور وفاق المدارس کی قیادت کسی بھی دوسرے شعبے سے تعلق رکھنے والوں سے زیادہ فکرمندی ،احساس ذمہ داری اور تعاون کا مظاہرہ کرتی ہے لیکن دینی مدارس کے ساتھ امتیازی سلوک بہرحال ناقابل قبول ہے۔

حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری نے اس معاملے میں پہلے سے متحرک صوبہ خیبر پختونخواہ اور قبائلی علاقہ جات کے انتہائی حساس معاملات کو کمال سلیقہ مندی سے سلجھانے والے اپنے دست راست اور ناظم وفاق صوبہ خیبر پختونخواہ حضرت مولانا حسین احمد کو ٹاسک سونپا۔انہیں اتحاد تنظیمات مدارس میں شامل دیگر وفاقوں کے ذمہ داران کو ساتھ لیکر مالاکنڈ کا دورہ کرنے اور متعلقہ ذمہ داران سے بات چیت کرنے کے حوالے سے ہدایات جاری کیں۔(یادرہے کہ حضرت ناظم اعلیٰ صاحب نے اسلام آباد میں اعلیٰ حکام سے رابطہ کرکے متعلقہ افسران سے ملاقات کا وقت طے کروایا تھا) چنانچہ مولانا حسین احمد کی قیادت میں رابطۃ المدارس کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا ڈاکٹر عطاء الرحمان آف مردان اور دیگر تنظیمات مدارس کے نمائندہ حضرات مالاکنڈ پہنچے، چھ گھنٹے تک مذاکرات کا سلسلہ جاری رہا اور بالآخر اتفاق رائے سے یہ بات طے ہوئی کہ دینی مدارس میں تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ، ان کے والدین اور دینی مدارس کی انتظامیہ پر اس قسم کی کوئی پابندی نہیں ہوگی کہ وہ صرف اپنے ضلع

تحصیل یا ڈویژن کی حدود میں تعلیم حاصل کریں بلکہ وہ کسی بھی جگہ آجا سکتے ہیں ۔کسی بھی مدرسہ میں داخلہ لے سکتے ہیں اور کسی بھی جگہ تعلیم حاصل کر سکتے ہیں تاہم اس موقع پر یہ طے پایا کہ دینی مدارس قانون نافذ کرنے والے اداروں کے ساتھ بھرپور تعاون کریں اور طلبہ کے مکمل کوائف اداروں کو مہیا کیے جائیں گے، تاکہ مدارس کی آڑ میں شرپسند عناصر کو پناہ لینے کا موقع نہ مل سکے۔اس پر اتحاد تنظیمات مدارس کی قیادت نے اپنے دیرینہ موقف کا اعادہ کیا کہ دینی مدارس صرف اور صرف تعلیم کے مراکز ہیں اور مدارس میں مقیم طلبہ یا اساتذہ کو تعلیمی مشاغل کے علاوہ کسی قسم کی غیر نصابی سرگرمیوں میں شرکت کی اجازت نہیں دی جاتی، عسکریت پسندی، دہشت گردی اور ملکی مفادات کے منافی کسی بھی سرگرمی کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔یوں اللہ رب العزت کے فضل وکرم سے ایک پیچیدہ معاملہ نہایت خوش اسلوبی سے حل ہوگیا۔

اس موقع پر ملکی سلامتی کے اداروں کی اعلیٰ سطح کی قیادت، مقامی ذمہ داران، وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے قائدین بالخصوص مولانا محمد حنیف جالندھری، صوبہ خیبر پختونخواہ کے ناظم مولانا حسین احمد اور دیگر تنظیمات کے ذمہ داران اور مالاکنڈ کے دینی مدارس کے ارباب حل وعقد کو خراج تحسین پیش نہ کرنا ناانصافی ہوگی جنہوں نے بات چیت اور فہم وتفہیم کے ذریعے حل طلب مسائل کے تصفیے کی ایک درخشندہ روایت قائم کی۔اس ملاقات میں وفاق المدارس العربیہ (کے پی کے) ناظم مولانا حسین احمد صاحب کے علاوہ جناب ڈاکٹر عطاء الرحمن مرکزی ناظم اعلیٰ رابطۃ المدارس الاسلامی پاکستان، مولانا مفتی فضل جمیل رضوی صدر تنظیم المدارس اہل سنت والجماعت پاکستان، مولانا اسامہ زکریا نمائندہ وفاق المدارس السّلفیہ پاکستان، مولانا قاری محبّ اللہ رکن مجلس عاملہ وفاق المدارس پاکستان، مولانا صدیق احمد مسئول وفاق المدارس العربیہ پاکستان ضلع سوات، مولانا شمس الامین مسئول وفاق المدارس العربیہ پاکستان ضلع دیر، مولانا عبدالحکیم مسئول وفاق المدارس العربیہ ضلع بونیر، مولانا خورشید احمد مدیر دارالعلوم اسلامیہ فیض قرآن درگئی، جناب خیر الرحمن سیکرٹری اطلاعات جماعت اسلامی ضلع مالاکنڈ، جناب رحمت اللہ قادری مہتمم دارالعلوم غفوریہ کنز الایمان مالاکنڈ، مولانا خالد مہتمم جامعہ فاروقیہ حاجی آباد ضلع دیر، اور جناب جمال الدین امیر جماعت اسلامی ضلع مالاکنڈ نے بھی شرکت کی ۔اللہ رب العزت سب کو اپنی شان کے مطابق اجر عطا فرمائیں وطن عزیز پاکستان کو امن وسکون کا گہوارہ بنائیں اور اپنے حفظ وامان میں رکھیں اور دینی مدارس کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائیں۔